علماءِ اُمت پر

قادیانیوں کا افتراء اور اُسکا جواب

مولانا جلال الدین ڈیروی۔ بھیرہ ۔ فاضل دارالعلوم حقانیہ

ربوہ کی جماعت احمدیہ افتراء اور کذب بیانی سے باز نہیں آرہی اور ہمیشہ کے لئے اُن کی عادت بن گئی ہے کہ تین چار صفحات کے اشتہارات اور پمفلٹ لکھ کر لوگوں کو مرتد بنانے کی کوشش میں لگے رہیں۔ ابھی حال ہی میں ایک اشتہار (ختم نبوت اور جماعت احمدیہ) کے نام سے ان لوگوں نے لکھا ہے۔ اور اس میں علماءِ امت کی چند برگزیدہ ہستیوں خصوصاً شیخ الاکبر العارف باللہ حضرت شاہ محی الدین ابن عربیؒ ، مولانا جلال الدین رومیؒ ، فخر المحدثین حضرت ملا علی قاریؒ ، حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانیؒ ، حضرت حجۃ الاسلام امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ، حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ وغیرہ حضرات کے متعلق لکھا ہے کہ یہ حضرات خاتم النبیین کا وہی معنی کرتے ہیں جو جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ اور ان حضرات پہ بہتانِ عظیم ہے ــــ بندہ مندرجہ بالا حضرات کی چند عبارات اُن کی مستند تصانیف کے حوالوں سے آپ کے سامنے پیش کرتا ہے جس سے مرزائیوں کی کذب بیانی بالکل واضح ہوجاوے گی۔

۱۔ شیخ اکبر ابن العربیؒ کا عقیدۂ ختم نبوت

شیخ اکبر اپنی شہرۂ آفاق کتاب فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں :

فما بقی للاولیاء بعد ارتفاع النبوۃ الا التعریفات و انسدت ابواب الاوامر الالٰہیۃ والنواھی فمن ادعاھا بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم فھو مدع شریعۃ اوحی بھا الیہ سواء وافق بھا شرعنا او خالف۔ (فتوحات مکیہ جلد ۳ صـ۵۱)

ترجمہ ــ پس نبوت کے ختم ہوجانے کے بعد اولیاء کیلئے صرف حکمت و معرفت ربانی کی چیزیں باقی رہ گئی ہیں۔ اور اوامر و نواہی کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ پس اگر کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دعویٰ کرے

کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کوئی حکم دیا ہے۔ یا کسی بات سے منع کیا ہے تو وہ مدعی شریعت ہے۔ خواہ اسکی وحی شریعت محمدیہ کے موافق ہو اور خواہ مخالف۔

امام شعرانی نے الیواقیت والجواہر میں شیخ اکبرؒ کی مذکورہ بالا عبارت نقل کرتے ہوئے اس کے ساتھ یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے، فلو کان مکلفاً ضربنا عنقہ والا ضربنا عنہ صفحاً۔ (الیواقیت والجواہر ص۳۷) یعنی اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے خواہ موافق شریعت محمدیہ ہو یا مخالف شریعت محمدیہ ہو اگر بالغ عاقل ہوگا تو ہم اس کو سزائے قتل دیں گے۔ اور اگر عاقل بالغ نہیں تو چھوڑ دیں گے۔

اتنی واضح تصریح کے بعد بھی اگر کوئی ظالم اور بدبخت یہ کہے کہ شیخ اکبرؒ کے نزدیک وہ نبی پیدا ہو سکتا ہے جو موافق شریعت محمدیہ ہو تو یہ یہودیانہ تحریف فی الدین نہیں تو اور کیا ہے۔؟

پھر شیخ اکبرؒ نے فتوحات ص۳۵۳ میں مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے:

اعلم انہ لم یجئ لنا خبر الٰہی ان بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی تشریع ابداً انما لنا وحی الالہام قال اللہ تعالیٰ ولقد اوحی الیک والذین من قبلک۔ ولم یذکر ان بعدہ وحیاً ابداً وقد جاء فی الخبر الصحیح فی عیسیٰ علیہ السلام وکان ممن اوحی الیہ قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ اذا نزل آخر الزمان لا یؤمنا الا بنا ای لشریعتنا وسنتنا۔ (الیواقیت جلد ۲ ص۷۵)

ترجمہ:۔ تم جان لو کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے کوئی خبر نہیں دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسی وحی ہوگی جو تشریعی ہو اور جسے شریعت وحی تسلیم کرے۔ بلکہ سوائے اس کے نہیں کہ ہمارے لئے وحی الالہام ہے۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف اور یہ ذکر نہیں فرمایا کہ کبھی آپ کے بعد بھی وحی ہوگی۔ ہاں یہ ضرور حدیث صحیح میں ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ہوگی اور ان کی طرف وحی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو چکی ہے۔ وہ جب آخری زمانے میں نازل ہوں گے تو ہماری شریعت اور ہمارے طریقہ کے مطابق ہی ہماری قیادت کریں گے۔

—— اس عبارت سے یہ حاصل ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے ختم ہونے کو دو چیزیں لازم ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ کے بعد کسی طرف نئے سرے سے وحی نہیں ہوگی۔ اور دوسرے یہ کہ جن پر وحی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آچکی ہے۔ ان میں سے اگر کوئی دوبارہ آئے جیسے عیسیٰ علیہ السلام، تو وہ شریعت محمدیہ کے تابع ہوں گے —— ان عبارات سے معلوم ہوا کہ شیخ اکبرؒ کا عقیدہ وہ ہے جو جمہور علماء امت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا ہے ——

۲- مولانا جلال الدین رومیؒ کا عقیدہ

یا رسول اللہ رسالت را تمام تو نمودی ہمچوں شمس بے غمام (مثنوی دفتر پنجم ص۲۹ لکھنؤ)

ترجمہ :- اے اللہ کے رسولؐ آپ نے رسالت کو اس طرح کمال و اتمام کا شرف بخشا، جیسے بادل کے بغیر سورج چمک رہا ہے۔

حضرت مولانا رومؒ کا عقیدہ ختم نبوت کتنا بہترین ہے کہ جب سورج بادل کے بغیر پوری آب و تاب سے جلوہ گر ہو تو اسے کسی ماتحت چراغ کی ضرورت نہیں۔ بےشک اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ضیا رباریاں بھی کسی ماتحت روشنی کی ضرورت مند نہیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اعتبار سے رسالت کو کمال بخشا۔

معلوم ہوا کہ حضرت مولانا رومؒ کا عقیدہ وہی ہے۔ جو جمہور علماء امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کا ہے۔

۳- ملا علی قاریؒ کا عقیدہ

واقول التحدی فرع دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع۔ (ملحقات شرح اکبر ص۲۵)

ترجمہ :- میں کہتا ہوں کہ خرق عادات امور میں دوسرے پر غلبہ کا دعویٰ نبوت کے دعویٰ کی ایک شاخ ہے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا ہر دعویٰ اجماع کے ساتھ کفر ہے۔

اب ظاہر ہے کہ خرق عادات امور میں دوسروں پر غلبے کا دعویٰ جس طرح تشریعی نبوت میں ہوتا ہے غیر تشریعی نبوت میں ہوتا ہے۔ اور اس دعویٰ نبوت کو ملا علی قاریؒ کفر قرار دے رہے ہیں۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ ملا علی قاریؒ کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر دعویٰ نبوت خواہ تشریعیؐ یا غیر تشریعی کفر ہی کفر ہے۔

ایسی واضح تصریح کے باوجود بھی کسی کذاب اور بدبخت کا یہ افتراء کہ ملا علی قاریؒ غیر تشریعی نبوت کو جائز سمجھتے ہیں کس قدر جھوٹ اور بہتانِ عظیم ہے۔

۴- امام شعرانیؒ کا عقیدہ

من قال ان اللہ تعالیٰ امرنی بشیٔ فلیس ذالک بصحیح انما ذالک تلبیس لان الامر

لہ مرزا قادیانی کے کلام میں کئی جگہ تشریعی نبوت کے دعوے بھی صاف پائے جاتے ہیں۔ حاشیہ اربعین میں صاف کہا ہے۔ "چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی ہے۔ اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری اور وحی فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا۔

من قسم الکلام وصفتہ وذالک باب مسدود فی الناس۔ (الیواقیت جلد ۲ صفحہ ۳۸)

ترجمہ:۔ جو شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی بات کا حکم دیا ہے تو یہ صحیح نہیں ہے۔ بلکہ شیطانی فریب ہے کیونکہ حکم کلام کی ایک قسم ہے۔ اور اس کی صفت ہے اور یہ دروازہ لوگوں کے لئے بند ہو چکا ہے۔

امام شعرانیؒ، حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ کے شاگرد ہیں۔ تو ان کا عقیدہ اپنے استاد اور شیخ اور جمہور علماء امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ والا عقیدہ ہے۔ یہ صرف قادیانیوں اور ربوہ والوں کا فریب اور کذب بیانی ہے۔

۵۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا عقیدہ

واعلم ان الدجاجلۃ دون الدجال الاکبر کثیرۃ ویجمعھم امر واحد وھو انھم یذکرون اسم اللہ ویدعون انھم یدعون الناس فمنھم من یدعی النبوۃ

(تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۵)

ترجمہ:۔ اور جان لو کہ دجال اکبر کے سوا اور بھی بہت سے دجال ہیں جو کہ سب میں ایک امر مشترک ہے وہ یہ کہ خدا کا نام لیتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مخلوق کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ پس ان ہی دجالوں میں سے وہ بھی ہیں، جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کریں۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

حضرت پیغامبر ما افضل الخاتمین والفاتحین وخاتم النبوۃ وفاتح الولایۃ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا شدند و آنحضرت یکے از اشراط قیامت اند و آنحضرت با قیامت مثل سبابہ و وسطی باہم پیوستہ اند بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر فاتح وخاتم کہ ہست در باب ولایت است۔ (تفہیمات الٰہیہ جلد ۱ صفحہ ۷۶)

ترجمہ:۔ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افضل الخاتمین کہ نبوت ختم کرنے والے ہیں۔ اور افضل الفاتحین کہ ولایت کا دروازہ کھولتے ہیں۔ پیدا ہوئے۔ آپ علامات قیامت میں سے ہیں۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے ساتھ پہلی دو انگلیوں کی طرح متصل ہیں۔ یعنی آپ کے بعد کسی اور نبی کا ورود نہیں۔ بلکہ دور قیامت ہے آپ کے بعد جو فاتح اور خاتم ہوگا۔ ولایت کے باب میں ہوگا۔ یعنی باب نبوت مطلقاً بند ہے۔ خواہ شریعت سابقہ کے ساتھ ہو اور خواہ شریعت جدیدہ کے ساتھ۔

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا عقیدہ

خاتمیت زمانی اپنا دین وایمان ہے ناحق تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں۔ (جوابات محذورات صفحہ ۳۹)

(باقی صفحہ ۲۲ پر)